مسلم-مسیحی مکالمہ — ایک خوش آئند کوشش

[''عالمِ اسلام اور عیسائیت'' کے ادارتی صفحات میں تسلسل کے ساتھ اِس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مسلم-مسیحی مکالمہ صرف اِسی صورت میں بارآور ہوسکتا ہے کہ مسیحی مذہبی رہنما، وطن عزیز کے ''سیکولر مسلمانوں'' کے ساتھ تبادلہ ٔخیال کے بجائے عامتہ الناس کے حقیقی نمائندہ علمائے کرام سے گفت وشنید کریں۔ یہ امر ازحد خوش آئند ہے کہ مسلم اور مسیحی برادریوں کے مذہبی رہنما باہم یک جا ہونے لگے ہیں۔ایسے ہی ایک حالیہ اجلاس کی روداد روزنامہ ''پاکستان'' (لاہور) کے کالم نگار جناب شفیق جالندھری نے رقم کی ہے۔مدیر]

کچھ عرصہ قبل ''ادارہ امورِ پاکستان'' کی ایک تقریب میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ عالم اسلام کو اکیسویں صدی کا آغاز عیسائی دنیا کو امن اور صلح کی دعوت سے کرنا چاہیے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کر کے دنیا پر یہ واضح کرنا چاہیے کہ عالمی امن واخوت اور انسانی بھائی چارے کا جتنا اسلام حامی ہے، اتنا کوئی دوسرا مذہب نہیں۔اسلام انسانی مساوات، بنیادی انسانی حقوق، عدل و انصاف پر زور دینے والا دنیا کا پہلا مذہب ہے۔اس تقریب میں جامعہ اشرفیہ [لاہور] کے مولانا فضل الرحیم صاحب بھی موجود تھے، جنہوں نے اس سلسلے میں عملی اقدام کرنے پر زور دیا۔الحمدللہ کہ اس سلسلے میں سب سے پہلے خود انہی نے عملی اقدام کیا اور ۲۰ اپریل کو لاہور میں صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ کی صدارت میں ''عالمی امن وہم آہنگی کے لیے مسلم-عیسائی مکالمہ'' کے عنوان سے ایک تقریب کا اہتمام کیا، جس کا آغاز انہوں نے خود تلاوتِ قرآن حکیم سے کیا۔

تقریب میں ملک بھر کے انتہائی ممتاز علمائے اسلام کے علاوہ عیسائیوں کے ممتاز سکالرز، مذہبی رہنماؤں اور عالمی سکھ تحریک کے سربراہ سردار گنگا سنگھ ڈھلوں نے بھی شرکت کی۔ ناروے

کے ممتاز مذہبی سکالر اور متعدد ٹیلی وژن سٹیشنوں کے مالک ریورنڈ ڈاکٹر ارل ایڈورڈسن نے بھی شرکت کی۔

انہوں نے کہا کہ میں مسلمان نہیں ہوں، لیکن مجھے اپنے مسلمان دوستوں پر فخر ہے۔ پاکستان میں تمام اقلیتوں کو نہ صرف آئینی لحاظ سے، بلکہ عملاً بھی اپنے مذہب پر عمل کی مکمل آزادی حاصل ہے۔قرآن سے بہتر انسانی حقوق کا ضابطہ کوئی دوسری کتاب پیش نہیں کرتی۔ اس میں غریبوں، بیواؤں، یتیموں اور اقلیتوں کے حقوق کا ذکر ہے۔ ہر سکھ گزشتہ ۵۱ سال سے یہ دعا کرتا رہا ہے کہ اسے اپنے مذہبی مقامات کی زیارت کی اجازت ہو، بالآخر پاکستان کی موجودہ حکومت نے سکھوں کو اپنے مذہبی مقامات کا خود انتظام کرنے کی اجازت دی ہے۔آنے والے یاتریوں کو پاکستان نے موقع پر پندرہ دن کا ویزا دینے کا اعلان کیا ہے، اس سلسلے میں صدر، وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مولانا عبدالحفیظ مکی نے کہا: ''حضرت محمدؐ نے غیر مسلموں سے امن کے معاہدے کیے تھے، جن سے ظاہر ہے کہ وہ ہمیشہ امن سے رہنا چاہتے تھے۔حضورؐ نے ان معاہدوں کی مکمل پابندی کی، دینِ اسلام ہر طرح کے ظلم و زیادتی سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہے۔مولانا نے عیسائی دنیا سے درخواست کی کہ انہیں دین اسلام سے متعلق جو معلومات درکار ہوں، وہ صرف معتبر مسلم علماء سے حاصل کرے تاکہ دشمنانِ دین کی طرف سے پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

پاپائے اعظم کے دس برس تک مشیر رہنے والے فادر جیکب جوزف نے عیسائی-مسلم مکالمہ دنیا کے تمام اہم ممالک میں جاری رکھنے کی تجویز پیش کی اور کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کے اختلافی عقائد کا احترام کرتے ہوئے ایسا معاشرہ تعمیر کرنا ہے جس میں سب خود کو محفوظ محسوس کریں۔

حضورؐ اہل کتاب، بالخصوص مسیحیوں کے لیے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے۔عیسائی حاکم نجاشی نے مسلمانوں کے ابتدائی ہجرت کرنے والے گروہ کو اپنے ہاں پناہ دی تھی۔حضورؐ نے مسیحی وفد کو

اپنے عقیدے کے مطابق مسجدِ نبویؐ میں نماز ادا کرنے کی اجازت دی تھی۔ انجیل میں لکھا ہے کہ جب مسیح کا مولود ہو گا تو تمام قومیں ان کا استقبال کریں گی۔ اسلام تمام انبیاء پر ایمان کا حامی ہے۔ مسیحیت بھی انبیاء کے احترام کو ایمان کا جزو قرار دیتی ہے۔ اسلام اور مسیحیت ایسے عالمگیر مذہب ہیں جنہوں نے مساوات، عالمی بھائی چارے، رواداری اور انصاف پر زور دیا ہے۔

دنیا کی کل آبادی میں عیسائی اور مسلمان مل کر ۵۱ فیصد ہیں۔ عیسائی مسلمانوں سے رابطہ چاہتے ہیں، پوپ جان پال دوم مسلم علماء سے بھی مسلسل روابط رکھتے ہیں۔ وہ مختلف ممالک کے دوروں کے دوران مسلمانوں کے وفود سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ ایک موقع پر پوپ نے کہا کہ سال ۲۰۰۰ء ہمیں مذاہب کے درمیان مکالمے کا موقع دے گا۔ ہمیں مذہب کے سلسلے میں غلط فہمیوں سے بچنے کے لیے محتاط رویے کی ضرورت ہے۔ موجودہ حکومت کا رویہ رواداری پر مبنی ہے اور بہت مثبت ہے۔ کرسچین کمیونٹی کو کرسمس کے موقع پر دعوت پر بلانا وزیر اعظم نواز شریف کی اعلیٰ ظرفی ہے۔ مسیحی برادری پاکستان کی خوشحالی اور استحکام کے لیے کوشاں ہے۔ عیسائیوں نے تعمیرِ وطن اور تعلیم کے شعبے میں بالخصوص اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان میں ہمیں مناظرے کے بجائے مکالمے کا طریقہ اپنانا چاہیے۔

قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا: ''ہمیں احساس ہے کہ اگر پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کا تحفظ نہیں ہو گا تو پھر دوسرے ممالک میں مسلم اقلیتیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ دہشت گردی کرنے والے جس مذہب کے لوگ بھی ہوں، ہم ان سب کے خلاف ہیں۔ ہمیں منشیات کے خلاف بھی مل کر جہاد کرنا ہے۔ لفظ انسان انس سے نکلا ہے، ہمیں افہام و تفہیم اور محبت کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔''

اس موقع پر صدر جناب رفیق تارڑ نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا: ''اس وقت مادی ترقی کے لحاظ سے دنیا کمال کو پہنچی ہوئی ہے، لیکن انسانیت کا دامن تار تار ہے۔ ہر طرف درندگی اور

بربریت کا دور دورہ ہے۔ مفاد پرستی اور درندگی کا کھلم کھلا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ معاشرہ اعلیٰ اقدار سے محروم ہو کر غیر انسانی رویوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ طاقتور کمزور کا خون نچوڑتا ہے۔ ایسا کرنے والے دوسروں کو درسِ انسانیت بھی دے رہے ہیں، ان استحصالی اور استبدادی رویوں نے احساس وشعور کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ اسلامی تعلیمات سے قلوبِ انسانی کو منور کرنے کی ضرورت ہے۔''

انہوں نے کہا کہ سیاسی واقتصادی مفادات سے بلندتر ہو کر سوچا جائے تو قوموں کے درمیان امن و سلامتی اور مفاہمت کے راستے کھل جاتے ہیں۔ صدر نے کہا۔''اسلام نے گورے اور کالے کا فرق ہمیشہ کے لیے مٹا دیا ہے، اسلام نے عدل کو سب چیزوں پر فوقیت دی ہے، عیسائیت اور اسلام دونوں اعلیٰ انسانی اقدار پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی تعلیمات انسان کو روحانی بالیدگی کی طرف لے جاتی ہیں۔ دونوں مذاہب کے لوگوں میں مفاہمت اور اتحاد کے لیے مخلصانہ کوششوں کا آغاز ہو چکا ہے اور یہ سلسلہ ان شاءاللہ آگے بڑھے گا۔''

مجلس علماء پاکستان کے چیئرمین ڈاکٹر مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا کہ مسلم اور غیر مسلم اتحاد یا دنیا کی سب سے پہلی اقوام متحدہ کی بنیاد نبی کریمؐ نے مملکتِ مدینہ میں رکھی، جنہوں نے مدینہ کے غیر مسلموں سے معاہدہ کیا، تاکہ ظلم اور زیادتی کرنے والوں کا ہاتھ روکا جاسکے۔ پاکستان کے چیف جسٹس بھی ایک عیسائی کارنیلیس رہے ہیں، ہمارے ہاں جب بھی عیسائیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی، علماء نے مل کر اس کے خلاف آواز بلند کی ہے۔

عالمی سکھ۔مسلم فیڈریشن کے صدر سردار گنگا سنگھ ڈھلوں نے کہا کہ پاکستان کی سرزمین میں امن وشانتی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ یہاں میرا پیغمبر گورونانک پیدا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک تمام مذاہب کے لیے ہے، اگر یہ ملک صرف مسلمانوں کے لیے ہوتا تو اس کے جھنڈے میں وہ سفید رنگ نہ ہوتا جو اقلیتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دشمن یہاں عیسائی۔مسلم فساد چاہتے تھے، لیکن جب بھی ان کی طرف سے فساد کی کوشش کی گئی، علماء

نے اسے ناکام بنا دیا۔ آج پاکستان کا صدر ایک سچا مسلمان اور وزیراعظم اسلامی نظام کا حامی ہے، اس لیے پاکستان میں مسلم-عیسائی اتحاد کی بات ہو رہی ہے۔ یہ اتحاد اس طرح ہو گا کہ عیسائی اپنے مذہب اور عقائد پر قائم رہے گا اور مسلم اپنے عقائد پر۔

چرچ آف پاکستان کے ڈپٹی ماڈریٹر بشپ جان سموئیل نے کہا: ''ہماری چھوٹی سی غلطی ہمیں تباہی کے دہانے پر لے جا سکتی ہے۔ ہمیں اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے، ہم زرخرید یا مفتوح نہیں، ہمیں موجودہ حکومت کی طرف سے پاکستان کا دفاع مضبوط بنانے پر فخر ہے۔ اب ہمیں باہمی تعلقات بھی مضبوط کرنے چاہییں۔ اسی طرح پاکستان دنیا میں نمبر ایک ملک بن سکتا ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ جس گھر میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ برباد ہو جاتا ہے۔ مذہب کے ساتھ روحانیت آ جائے تو مذہب مکمل ہوتا ہے اور ہر طرح کا انتشار اور نفرت ختم ہوتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کے تمام مسیحی اچھے پاکستانی اور اچھے انسان بنیں۔ ہم ابراہیمؑ کو مانتے اور ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ توریت، انجیل اور قرآن سب خدا کی کتابیں ہیں۔ حضورؐ اس لیے دنیا میں تشریف لائے تھے کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو خدا کا پیغام دیں۔ مغرب کی مسیحی دنیا گندی فلموں اور ویڈیو کی وجہ سے حقیقی عیسائیت سے بہت دور جا چکی ہے۔ مسیحیوں اور مسلمانوں کو مل کر اخلاقی اقدار کی حفاظت کرنی چاہیے۔ ہم باہم تعاون سے ہی پوری دنیا کو اللہ کا حقیقی پیغام پہنچا سکتے ہیں۔''

تقریب کے خصوصی مہمان ناروے کے ڈاکٹر ایڈورڈسن نے کہا کہ آج دنیا کے مختلف ممالک میں مذہبی رہنماؤں کی وجہ سے مذہبی اور فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں، جن میں نقصان ہمیشہ عام آدمی کا ہوتا ہے۔ ہم سب آدمؑ کی اولاد ہیں، ہمیں باہمی تعاون سے اس دنیا کو بہتر بنانا چاہیے، تاکہ ہماری آئندہ نسلوں کا مستقبل بہتر ہو سکے۔ تاریخ میں اگر مسلم عیسائی لڑے ہیں تو مسلم مسلم سے بھی لڑے ہیں اور عیسائی عیسائی سے بھی۔ اسی طرح مسلم اور عیسائی اتحاد بھی ممکن ہے، ہم سب حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔ (روزنامہ ''پاکستان''-لاہور، ۳ مئی ۱۹۹۹ء)